افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا (محمد : 24)

یعنی "تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا انکے دلوں پر انکے تالے پڑے ہوئے ہیں"

اجتہاد کی فرضیت و فضلیت پر مدلل اور نصیحت آموز کتاب

اجتہاد اور ضرورت معلم

مصنف: علام محمد ظہیر الدین ربانی متخرج الجامعۃ الستاریۃ الاسلامیۃ

المکتبۃ الظاہریۃ

اجتہاد کی تعریف اور اسکا حکم:

تلاش حق کی پوری کوشش کرنے کو اجتہاد کہتے ہیں۔ اجتہاد ہر بندے پر اللہ کی جانب سے اشد فرض ہے مسلم ہو یا کافر ہو یا کوئی غافل انسان یا جن کیونکہ حق تک پہنچ کر اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرنا اشد فرائض میں سے ہے تو کافر کو چاہیئے کہ وہ اللہ کی ہدایت کیا ہے اسکی تلاش میں اپنی عقل و حواس و اعضاء سے پوری کوشش کرے اور اس کوشش میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرے اور جب یہ کوشش مکمل ہوجائے اور وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید کی حجیت کو تسلیم کرلے تو اسے چاہیئے کہ اب قرآن مجید سے اجتہاد کرے یعنی قرآن مجید سے حق تلاش کرنے کی پوری کوشش کرے اور اس کے حساب سے پوری زندگی گذارے یہ ہی وہ طریقہ ہے جو اسلام اور عقل دونوں قبول کرتی ہیں ہر عقل اس بات کو رد کردیتی ہے کہ انسان پوری کوشش نہ کرے کیونکہ پوری کوشش نہ کرنا کوتاہی کہلاتی ہے اور کوتاہی غیر معقول اور ممنوع ہے۔

اجتہاد کی فرضیت پر دلائل قرآنیہ

قرآن مجید کی رو سے اجتہاد ہر انسان پر فرض ہے جسکا حکم اللہ نے بار بار اپنی کتاب میں دیا ہے اور اجتہاد نہ کرنے والے کو گونگا بہرہ مخلوق میں سب سے بدترین قرار دیا

اللہ نے فرمایا ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون (الانفال : 22) یعنی " بے شک اللہ کے نزدیک زمین میں چلنے رینگنے والوں میں سے سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو حق سے بہرے گونگے ہیں جو عقل استعمال نہیں کرتے " معلوم ہوا اللہ کے نزدیک زمین میں چلنے رینگنے والوں میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو حق سے بہرے گونگے ہیں جو ہدایت کے حصول کے لئے عقل استعمال نہیں کرتے اور یہ ہی تو اجتہاد ہے۔

اور فرمایا جاھدوا فی اللہ حق جھادہ (الحج : 78) یعنی " اللہ کے معاملے میں پوری کوشش کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے "

اور فرمایا جاھد فی سبیلہ (المائدۃ : 35) یعنی " اے مومن اسکی راہ میں پوری کوشش کر " معلوم ہوا اللہ کے معاملے میں پوری کوشش کرنا اور کوشش کا حق ادا کرنا فرض ہے اور اس میں اجتہاد بھی شامل ہے جو اسے ترک کرے گا وہ گناہ گار ہوگا۔

اور فرمایا صم بکم عمی فھم لا یعقلون (البقرۃ : 171) یعنی " منکرین حق بہرے گونگے اندھے ہیں کیونکہ وہ عقل استعمال نہیں کرتے " اس میں اللہ منکرین حق کو حق سے بہرا گونگا اور اندھا کہہ رہا ہے اور اسکی وجہ بتارہا ہے کہ یہ لوگ عقل استعمال کرکے حق و

ہدایت تک نہیں پہنچتے اور اسے ہی اجتہاد کہتے ہیں کہ یہ لوگ اجتہاد نہ کرنے کی وجہ سے اس بدترین مذمت کے لائق ہیں معلوم ہوا اجتہاد ترک کرنا گمراہیت اور طریقہ مشرکین ہے۔

اور فرمایا کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تعقلون (البقرۃ : 242) یعنی " اللہ تمہارے لئے یوں ہی اپنی آیتوں کو صاف صاف بتاتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو " معلوم ہوا اللہ نے اپنی آیتوں کو ہمارے لئے صاف صاف اس لئے بتایا ہے کہ ہم عقل استعمال کرکے اس سے ہدایت و سبق حاصل کریں اور اسے ہی اجتہاد کہتے ہیں معلوم قرآن مجید نازل ہونے کا مقصد یہ ہے کہ ہم قرآن مجید جو کہ آسان کردیا گیا ہے اس سے اجتہاد کرکے ہدایت لیں اور اپنی اصلاح کریں اور دوسروں کو اسکی تبلیغ کریں۔

اور فرمایا انا انزلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون (یوسف : 02) یعنی " بے شک ہم نے اس کتاب کو اتارا ہے جو پڑھی ہوئی سلیس زبان میں ہے تاکہ تم سمجھ سکو " معلوم ہوا کہ اللہ نے اپنی کتاب کو سلیس زبان میں اس لئے اتارا ہے کہ ہم لوگ اسے سمجھ کر ہدایت لے سکیں اور اسے ہی اجتہاد بالقرآن کہتے ہیں پوری کوشش کرکے قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنا تو معلوم ہوا کہ اللہ قرآن معزز اتار کر ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے اجتہاد کریں اور دین کے مطابق زندگیاں گذاریں۔

اور فرمایا لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون (الانبیاء : 10) یعنی " ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت موجود ہے تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے " یہ بھی اجتہاد کی فرضیت کی دلیل ہے کہ اللہ نے اپنی کتاب ہمارے طرف اس مقصد سے اتاری اور اس میں نصیحت رکھی تاکہ ہم عقل استعمال کرکے اس سے ہدایت حاصل کریں اور اپنی زندگیوں کو سنواریں اور یہ کام تلاش حق کی پوری کوشش کئے بغیر نہیں ہوسکتا اور اسکے علاوہ اللہ کا اپنی کتاب اتارنا بے کار ہے کیونکہ اس سے اجتہاد نہ ہونے کی وجہ سے اس کے نزول کا مقصد ہی فوت ہوگیا۔

اور فرمایا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر (الملک : 10) یعنی " جھنمی کہیں گے اگر ہم اللہ کی نصیحت سنتے یا عقل استعمال کرتے تو ہم بھڑکتی آگ والوں میں نہ ہوتے " یہ بھی اجتہاد کی فرضیت پر دلیل ہے کہ وہ جھنمی خود کو اجتہاد نہ کرنے پر کوسیں گے کہ کاش ہم اللہ کے کلام کو سن کر نصیحت لیتے یا عقل استعمال کرکے ہی اس کتاب تک پہنچتے اور نصیحت لیتے جس میں ہمارے لئے ہدایت تھی تو ہم آج آگ میں نہ ہوتے ۔

اور فرمایا فاتقوا اللہ ما استطعتم و اسمعوا و اطیعوا (التغابن : 16) یعنی " تو اللہ کی پرہیزگاری کرو جتنی تم میں طاقت ہو اور سنو اور اطاعت کرو " معلوم ہوا اپنی اپنی طاقت و قدرت کے مطابق ہر انسان پر اللہ کی پرہیزگاری کرنا فرض ہے حتی کہ وہ مزید کوشش کرنے سے مجبور ہوجائے اور اسے ہی تو اجتہاد کہتے ہیں کہ تلاش حق کی پوری کوشش کرکے اللہ کی اطاعت کی جائے۔

اور فرمایا وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب و مھیمنا علیہ فاحکم بینھم بما انزل اللہ (المائدۃ : 48) یعنی " اور اے بندے ہم نے تیری طرف برحق کتاب اتاری ہے جو اس کتاب کو سچ مانتی ہے جو اس سے پہلے کی ہے اور یہ کتاب اس پر حاوی ہے لہذا انکے درمیان اس کتاب سے فیصلہ کر جو اللہ نے اتاری ہے " معلوم ہوا کہ فیصلہ اللہ کی کتاب جو نبی محمد پر اتاری گئی ہے اس سے فیصلہ کرنا فرض ہے اور ظاہر ہے اس سے اجتہاد کئے بغیر کتاب اللہ سے فیصلہ کرنا ممکن نہیں لہذا اجتہاد کرنا فرض ہے تاکہ فیصلہ قرآن مجید سے ہی ہو اور اسکا حکم ہر بندے کو ہے۔

اور فرمایا قل اطیعوا اللہ و الرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین (آل عمران : 32) یعنی "کہہ دے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تو اگر وہ منہ موڑلیں تو بے شک اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا " یعنی اللہ رسول کی اطاعت فرض ہے اور جو اس اطاعت کا طوق اپنے گلے سے اتاردے گا وہ کافر ہوگا اور ظاہر ہے قرآن مجید سے تلاش حق کی پوری کوشش کئے بغیر اللہ کی اطاعت ممکن نہیں جسے اجتہاد کہتے ہیں جس پر سب کا اتفاق ہے معلوم ہوا اجتہاد کرنا فرض ہے تاکہ اللہ و رسول کی اطاعت ہوسکے اور جو اجتہاد کا طوق اپنے گلے اتار پھنکے گا وہ کافر ہوگا۔

اور فرمایا افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا (محمد : 24) یعنی "تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا انکے دلوں پر انکے تالے پڑے ہوئے ہیں" معلوم ہوا قرآن مجید میں غور و فکر کرکے حق تک پہنچنا فرض ہے اسکا ترک کفار مشرکین کرتے ہیں اور یہ ہی تو قرآن مجید سے اجتہاد کرنا ہے۔

اس طرح کی بے شمار دلیلیں قرآن مجید میں موجود ہیں سب کی سب ہم پیش نہیں کرسکتے اور بلکہ قرآن مجید آیا ہی اس لئے ہے کہ اس میں تدبر کرکے حق کو حاصل کیا جائے اور اسکے مطابق زندگیاں گذاری جائیں اور یہ ہی تو اجتہاد ہے تو اجتہاد ہی انسان کا مقصد حیات ہے فرمایا وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون (الانبیاء : 56) یعنی " اور میں نے جن و انس کو اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے تخلیق نہیں کیا کہ وہ میری تابعداری کریں " ورنہ انسان اور جانور میں فرق نہیں ہے بلکہ اجتہاد نہ کرنے کا والا جانوروں سے بدتر ہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے کیونکہ وہ نافرمان و کافر ہے۔

اجتہاد کی فرضیت پر دلائل عقلیہ

اجتہاد عقل کی رو سے بھی ضروری ہے جسطرح قرآن مجید کی رو سے فرض ہے کیونکہ اجتہاد یعنی تلاش حق میں پوری کوشش کرنا یہ ایسی شیء ہے جس سے حق و باطل کا علم حاصل ہوتا ہے جس کی بنیاد پر ہی انسان غلطیوں اور گمراہیوں اور فساد سے بچ سکتا ہے اسکے

علاوہ کوئی اور اصلاح و ہدایت کا راستہ نہیں ہوتا حتی کہ انسان جب دنیاوی کسی بھی معاملے میں دخل انداز ہوتا ہے تو وہ اس معاملے میں پوری کوشش کرتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسے اس معاملے میں مالی یا جانی نقصان درپیش ہوجائے اگر وہ کوئی کاروباری معاملہ ہو تو اس کی تحقیق و تفتیش کے لئے وہ بے شمار ملازم رکھتا ہے منشی یا نگران و مفتش حتی کہ چوکیدار کہ کوئی غلط انسان اسے جانی یا مالی نقصان نہ پہنچادے وغیرہ یوں ہی اگر وہ باہر سبزی خریدنے بھی جائے تو اجتہاد کرتا ہے کہ کہیں مجھے سبزی خریدنے میں نقصان نہ ہو خیر زندگی کے ہر معاملے میں عقل انسانی اجتہاد کو فوقیت اور برتری دیتی ہے پھر جتنا معاملہ بڑا ہو اجتہاد اتنا ہی بڑھ جاتا ہے مثلا اگر جہاد و قتال کا معاملہ ہو تو دشمنوں میں جاسوسی کروانا یا دشمن کی ہر چال پر نظر تام رکھنے کی پوری کوشش کرنا تاکہ کسی قسم کا نقصان لاحق نہ ہو اور ذرا سی دیر کے لئے بھی وہاں اجتہاد کو ترک کرنا بڑے نقصان کا سبب بنتا ہے الغرض چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا معاملہ ہو عقل انسان کبھی اجتہاد سے منہ نہیں موڑتی بلکہ سختی سے اس پر کاربند ہونے کو ترجیح دیتی ہے اور جو بھی اس اجتہاد کو نظر انداز کرتا ہے زبردست نقصان اور گمراہی میں پڑھ جاتا ہے جس کا مشاہدہ ہر انسان کرتا ہے تو جب مال و جان کے معاملے میں اجتہاد پر سختی سے عمل ہے تو دین کے معاملات میں اجتہاد اس سے بھی زیادہ اور شدت کے ساتھ فرض ہے کیونکہ دنیا میں اجتہاد ترک کرنا صرف دنیاوی نقصان کا باعث ہے لیکن دین میں کوتاہی کرنا اور اجتہاد ترک کرنا ہمیشہ کے عذاب شدید سے ہم کنار کرسکتا ہے جس سے چھٹکارے کی کوئی راہ نہیں لیکن اگر دین میں اجتہاد کرتے وقت کوئی خطا ہوجائے تو اللہ اسے نہ صرف معاف کرتا ہے بلکہ اس پر اجر بھی دیتا ہے لیکن دنیاوی معاملات میں اجتہاد کرنے میں کوئی اجر نہیں ملتا ہے تو عقل کی رو سے بھی دین و دنیا میں اجتہاد کرنا اشد فرض ہے۔

مجتھد کی ہدایت کا ذمہ دار خود اللہ تعالی ہے

یہ اللہ تعالی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بندے کو ہدایت سے نوازے جب وہ اجتہاد کرے اور یہ ذمہ داری خود اس نے اپنے نفس پر لگائی اور وعدہ کیا ہے کہ جو اللہ کے معاملے میں پوری کوشش کرے گا تو ضرور ضرور وہ اسے اپنے راستوں کی ہدایت کرے گا اور اللہ اپنے وعدے میں جھوٹا نہیں ہے وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا لہذا ہر مجتھد جیسی بھی فکر و موقف پر پہنچتا ہے وہ بات اللہ اسکے لئے ہدایت بنادیتا ہے اللہ نے فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا و ان اللہ لمع المحسنین (العنکبوت : 69) یعنی "اور جو ہمارے معاملے میں پوری کوشش کریں گے تو ہم انھیں ضرور ضرور اپنے راستوں کی ہدایت سے نوازیں گے اور بے شک اللہ نیک لوگوں کے ساتھ ہے" تو ہم دیکھتے ہیں کہ کئی مجتھدین و فقھاء اجتہادی غلطی کا شکار ہوجاتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اللہ کے نزدیک ہدایت کے دائرے میں ہی شمار کئے جاتے ہیں اور اللہ اجتہاد سے ایک نہیں متعدد ہدایتوں تک پہنچاتا ہے جیسا کہ اللہ خود اس آیت میں فرما رہا ہے کہ

"راستوں کی ہدایت" جمع کے ساتھ ہے نہ کہ راستے کی ہدایت اسہی وجہ سے مجتھدین میں باہمی اختلافات ہوتے ہیں اور ہر مجتھد کا اجتھاد صرف اس کے لئے واجب العمل ہوتا ہے ان پر کوئی کفر و گمراہیت کا فتوی نہیں لگا سکتا مجتھد کو اجتھاد کرنے پر گمراہ کہنا اس آیت کے ساتھ کفر کرنا ہے اسطرح تکفیر کرنے والے کا ہی ممکن ہے ایمان چلا جائے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مومن کبھی بھی گمراہ نہیں ہوتا کیونکہ اللہ کی وحی کو اپنے لئے لازم الاتباع مانتا ہے اور اللہ کے علاوہ کسی کی حاکمیت ، حجیت و پابندی کو تسلیم نہیں کرتا ہاں غیر اللہ کی تقلید کرنے والا گمراہ اور مشرک ہے کیونکہ دین اسلام میں تقلید صرف اللہ کی ہے جس کے سوا کوئی اور آقائیت و حاکمیت کا لائق نہیں اور یہ ہی لا الہ الا اللہ کا مطلب ہے کہ "اللہ کے سوا کسی اور کی محکومی اور محتاجی قبول نہیں" الہ اس ذات کو بولا جاتا ہے جسکی تابعداری کی جائے اور مقلد جس کی تقلید کرتا ہے وہ اسکی تابعداری کرتا ہے اسے حجت مان کر اسکی اطاعت کرتا ہے اور غیر اللہ کی تقلید خلاف اجتھاد ہے لہذا اجتھاد کے سوا کہیں اور حق و ہدایت کی راہ نہیں ہمیں چاہئے کہ ہم وہیں سے دین لیں جہاں سے انبیاء نے دین لیا ہے یعنی اللہ کا کلام اسکی معزز کتاب سے۔

مجتھد کو خطا کے باوجود ثواب ملتا ہے

اجتھادی خطا باتفاق علماء معاف ہے اور اسہی بات کو اللہ بتاتے ہوئے فرماتا ہے کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا یعنی" اللہ کسی نفس کو اسکی طاقت سے زیادہ پابند نہیں کرتا "اور فرمایا فاتقوا اللہ ما استطعتم یعنی" اللہ کی پرہیزگاری کرو جتنی تم میں استطاعت ہو "تو اجتھاد کرنے کے بعد بھی اگر انسان سے غلطی ہوجائے تو خارج از قدرت ہونے کیوجہ سے معاف ہے اور انسان جب اجتھاد کرتا ہے اور خطا کرتا ہے اور اللہ اسے اسکے لئے ہدایت بنادیتا ہے یعنی کہ وہ گمراہ نہیں ہے جیسا کہ پہلے آیت کریمہ گذرچکی ہے لیکن اس کے باوجود اسے ثواب بھی ملتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اس اجتھاد کی فریضے کو ادا کررہا ہے جو اللہ نے ہربندے پر سختی سے لاگو کیا ہے یہ اجتھاد کرکے اس نے اپنا ایمان بچایا ہے اس بات کا بڑا ثواب اسے ملتا ہے اللہ نے فرمایا من یطع اللہ و رسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا و ذلک الفوز العظیم و من یعص اللہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خلدا فیھا ولہ عذاب مھین (النساء : 14) یعنی" جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں رواں ہونگیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اسکی سرحدیں عبور کرے گا تو وہ اسے آگ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اس ہی کے لئے تو ذلت کا عذاب ہے" مجتھد جب اجتھاد کرتا ہے تو وہ اجتھاد کرکے

اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے اسہی پر اسکو ثواب اور اجر عظیم ہے لیکن جو اجتہاد ترک کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور اس پر جھنم واجب ہوجاتی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا وہاں سے اسے نجات ممکن نہ ہوگی تو اجتہاد ہدایت و نجات کی اصل ہے۔

اجتہاد انبیاء کرام کی سنت واجبہ ہے

اجتہاد یعنی تلاش حق کی پوری کوشش کرنا انبیاء کرام کی وہ سنت ہے جس کی پیروی کرنا اشد فرائض میں سے ہے اللہ نے فرمایا اهدنا صراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم (الفاتحة) یعنی "ہمیں درست راستے کی رہنمائی کر ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا ہے" اور ہم جانتے ہیں کہ انعام یافتہ لوگوں میں سر فہرست انبیاء عظام ہیں لہذا ہمیں انہی کے منہج اور راستے پر چلنا ہے اور سارے کے سارے انبیاء مجتہدین تھے جس پر وہ سختی سے عمل پیرا تھے اور دوسروں کو اسہی کی دعوت دیا کرتے تھے تو اجتہاد انبیاء کرام کی سنت واجبہ ہے اور اسے چھوڑنے والا کافر یا غافل انسان ہے جو کفر کے قریب ہے اسلاف کو حجت و دلیل ماننا مشرکین کفار کا طریقہ ہے اور کفر و ارتداد ہے۔

اسہی ضمن میں ہم آیتیں پیش کرتے ہیں جن میں حضرت ابراہیم نبی اللہ نے اجتہاد کیا جس کی بنیاد پر اللہ نے انھیں ہدایت دی اور اپنی معرفت عطا کی فرمایا جب اس پر رات چھاگئی تو اس نے ایک تارہ دیکھا اس نے کہا یہ میرا رب ہے(یعنی اپنی اجتہادی و فکری غلطی سے اسے رب مان لیا) پھر جب وہ غروب ہوگیا تو اس نے کہا میں غروب ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا(یعنی جب وہ غروب ہوگیا تو انھیں اپنی اجتہادی غلطی کا علم ہوا کہ جو غروب ہوجائے وہ رب و آقا نہیں ہوسکتا) پھر جب اس نے چمکتا چاند دیکھا تو اس نے کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ غروب ہوگیا تو اس نے کہا اگر میرا آقا مجھے رہنمائی نہ کرتا تو ضرور میں غلطی کا شکار ہوجاتا(یعنی جب ان پر تارے کی حقیقت کھل گئی وہ انھوں نے اجتہاد کیا کہ چاند میرا رب ہے ظاہر وہ تاروں سے بڑا اور جگمگاتا ہوا نظر آتا ہے جب وہ غروب ہوا تو انھوں نے غلطی سے رجوع کیا) پھر جب اس نے چمکتا سورج دیکھا تو اس نے کہا یہ میرا رب ہے یہ بہت بڑا ہے(یعنی سورج کو دیکھ کر اسے رب مان لیا اور اسکی تعریف بھی کی) پھر جب وہ غروب ہوگیا(اور وہ سورج کے رب ہونے کے منکر ہوگئے) تو اس نے کہا اے میرے لوگوں جس کو تم شریک بناتے ہو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے میں نے اپنی ذات کو ہر باطل سے الگ ہوکر اس ہستی کے تابع کردیا جس نے آسمانوں اور زمین کو بے مثال سابق تخلیق کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں(یعنی میں برحق آقا کے ساتھ کسی شیء کو شریک نہیں کرتا اور میں اسہی کا پابند و محتاج ہوں)۔

معلوم ہوا یہ حضرت ابراہیم کی سنت رہی ہے کہ وہ اجتہاد کر کے حق اختیار کرتے تھے اور یہ ہی ہدایت تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے اور ہمیں انہی کے طریقے پر چلنا ہے اور اللہ نے فرمایا اتبعوا ملة ابراہیم حنیفا یعنی " ابراہیم کے مذھب کی پیروی کرو " اور اجتہاد حضرت ابراہیم کا طریقہ و مذھب ہے تو ہر انسان کو اجتہاد کر کے ملت ابراہیمی پر چلنا فرض ہے اور ملت ابراہیمی چھوڑنا سخت حرام ہے۔

کیا مجتھد کی طرف رجوع کرنا اجتہاد کا حصہ ہے ؟

اجتہاد کا مطلب ہوتا ہے حق کی تلاش میں پوری کوشش کرنا اور یہ اجتہاد تب ہی پورا ہوتا ہے جب یقین ہوجائے کہ تلاش حق کی پوری کوشش ہوچکی ہے تو جب ایسا ہوجائے تو کسی مجتھد کی طرف رجوع کرنا ضروری نہیں کیونکہ تلاش حق کی پوری کوشش ہوگئی ہے لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی موضوع پر قرآن مجید میں دلیلیں ایک جگہ نہیں مل رہی ہوتیں یا پورے قرآن سے کوئی بات احاطہ نظر میں نہ ہونے کی وجہ سے بعض آیتیں ذہن میں نہیں ہوتیں جو اجتہاد کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور پوری تلاش حق کا یقین نہیں ہوتا لیکن دوسرے مجتھد کو وہ دلیلیں مستحضر ہوتی ہیں یا کسی مجتھد نے اپنی کتاب میں اس موضوع پر دلیلیں جمع کی ہوتی ہیں اور اسہی مقصد کے لئے بعض فقھاء نے ایک ہی موضوع پر دلیلیں بھی جمع کر کے کتابیں لکھی ہیں اور فقھاء کے اقوال لکھ کر اس پر انکی طرف سے دلیلیں پیش کی جاتی ہیں مثلا فقیہ ابن رشد کی بدایۃ المجتھد یا شیخ ابن حزم ظاہری کی کتاب المحلی بالآثار یا حضرت شافعی کی کتاب الام وغیرہ تو اگر تلاش حق کی پوری کوشش ہونے میں شک ہو تو کسی مجتھد کی اسہی طرح کی کتاب کی طرف رجوع کریں یا ایک یا ایک سے زائد مجتھدین کی طرف رجوع کرنا فرض ہے جو اس موضوع پر دلیلیں پیش کریں تو اگر انکا استدلال مضبوط لگے تو اسے قبول کرے اور آیت پر ایمان لائے اور اگر انکا استدلال کمزور لگے تو انکے قول کو رد کردے اور رجوع صرف مجتھد کی طرف ہونا ضروری ہے اور دور رسول کریم سے اب تک کثرت سے مجتھدین پائے جاتے ہیں یاد رہے کہ رجوع کسی مقلد کی طرف نہیں کیونکہ یا تو وہ کافر ہوتا ہے یا غافل جاہل ہوتا ہے انکی طرف رجوع کرنا حرام ہے اللہ نے فرمایا ألم تر إلى الذين يزعمون أنهم آمنوا بما أنزل إليك وما أنزل من قبلك يريدون أن يتحاكموا إلى الطاغوت وقد أمروا أن يكفروا به ويريد الشيطان أن يضلهم ضلالا بعيدا (60 : النساء) " اے بندے کیا تو نے ان لوگوں کیطرف غور نہ کیا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انھوں نے اسے تسلیم کرلیا ہے جو تیری طرف نازل کیا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ آپس کے مقدمے بڑے سرکش کے پاس لے جائیں حالانکہ انھیں تو اسکا انکار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ابلیس تو انھیں گمراہی میں دور لیجانا چاہتا ہے " اور فرمایا فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و رسولہ یعنی " پھر اگر تم کسی معاملے میں اختلاف کا شکار

ہوجاؤ تو اسے اللہ رسول کیطرف لوٹاؤ'' معلوم ہوا حق و باطل کا ایک ہی مرجع و ماخذ ہے وہ ہے اللہ کی کتاب جو رسول لے کر آئے جو رسول کا قول ہے اور اللہ کا حکم ہے پیروی آیت کی ہے تو جب مجتھد آیت بتائے تو اس آیت کی پیروی ہے کسی اور شیء کی نہیں کیونکہ فیصلہ صرف اللہ کا ہے۔

کیا قرآن مجید کے ہوتے ہوئے مجتھد معلم کی ضرورت ہے؟

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید ہماری ہدایت و رہنمائی کے لئے کافی ہے اور آسان عربی کتاب ہے جس کو سمجھنے کے لئے کسی قسم کے معلم کی ضرورت نہیں اگر سلیس عربی زبان آتی ہو لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن مجید آسان عربی زبان میں ہے لہذا ایک عجمی کو عربی زبان سیکھنے کے لئے ایک عجمی مجتھد ماہر قرآن معلم کی ضرورت ہوگی یا پھر وہ خود معاشرئے اہل عرب میں وقت گذار کر عربی سیکھ لے یہ دونوں صورتیں ممکن ہیں اور جلد ہی وہ اتنی عربی سیکھ لے گا جس سے وہ قرآن مجید کو سمجھ سکے اور یوں ہی قرآن مجید میں کسی مسئلہ درپیش کی دلیل ایک ہی صفحہ پر نہیں ہوتیں کہ اسے آرام سے تلاش کرلیا جائے وہ مفصل قرآن میں کہیں بھی کسی بھی سورت میں ہوسکتی ہیں تو بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہمیں کسی شیء کے حرام ہونے کی دلیل نہیں مل رہی ہوتی اور ہم اسے حلال مان لیتے ہیں لیکن علم قرآن کی قلت کی وجہ سے دل میں شک ہوتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ دلیل حرمت ہو اور نہ ملی ہو تو اس صورت میں کسی مجتھد کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے جو اسے اللہ کی آیت بتائے گا جس سے وہ سائل فیصلہ کرے گا اور یہ شک دور کرنا ضروری ہے اور اگر دلیل حرمت نہ ملے اور اسکے ہونے کا شک دور ہوجائے تو وہ شیء حلال ہے حرام نہیں جیسا کہ ہم بحث کرچکے ہیں تو یہاں بھی ایک معلم کی ضرورت پڑی۔ اس پوری بحث سے ان لوگوں کا رد ہوگیا جو کہتے ہیں معلم کے بغیر قرآن سمجھنا ممکن نہیں ہے اور انکا بھی جو یہ سمجھتے ہیں کہ معلم کی کسی بھی حالت میں ضرورت نہیں ہے۔

اتفاق مجتھدین کے خلاف اجتھاد ترک کرنا کفر ہے

بعض لوگ اپنے قلت علم کی وجہ سے یوں کہتے ہیں کہ اجتھاد کرنا تو فرض ہے لیکن جب کسی معاملے میں کسی دور کے مجتھدوں کا اتفاق ہوجائے اب اسھی اتفاقی قول کی پیروی کرنا فرض ہے تو اتفاقی قول ملنے کے بعد قرآن مجید سے اجتھاد کرنا درست نہیں کیونکہ یہ اتفاقی قول کی مخالفت ہے تو یاد رکھیں یہ عقیدہ باطل ہے کیونکہ اس بات کا کوئی قطعی و یقینی ثبوت نہیں کہ کسی مسئلے پر کسی دور کے سارے مجتھد جمع ہوگئے ہوں سوائے سنی سنائی اور لکھی لکھائی باتوں کے جنکی کوئی حیثیت نہیں ہے اور یہ اجتھاد ترک کرنے کا عقیدہ کفریہ بھی ہے اسکی پہلی وجہ یہ ہے کہ اجتھاد ہر حالت میں فرض ہے اور مجتھدوں کا اتفاقی موقف رب العزت کا کلام نہیں ہے جسے ہم حجت مانیں

مخالفوں کی بحث یہیں پر ہی ختم ہوجانی چاہئے لیکن دوسری دلیل بھی سنیں کہ اللہ پر یہ بات فرض نہیں کہ کسی دور کے سارے مجتھدوں کو درست موقف تک ہی پہنچائے اور جیسا کہ گذرچکا مجتھد کا موقف اسکی اپنی ذات کے لئے واجب العمل ہے دوسروں کے لئے نہیں کیونکہ اسکے اجتہاد کے مطابق وہی دین ہے جو اس نے اجتہاد کرکے سمجھا تو انسان جب تک اللہ کی کتاب سے اجتہاد نہ کرے دین معلوم نہیں کرسکتا کیونکہ کسی کے قرآن مجید سمجھ کر بتانے یا آیت نقل کرنے میں غلطی بھی ہوسکتی ہے دین یقین کے ساتھ تب ہی معلوم ہوگا جب انسان قرآن مجید سے خود دیکھ کر خود اجتہاد کرے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عیبوں سے پاک نہیں آدم سے لے کر آخری انسان تک سب کسی نہ کسی عیب و غلطی کا شکار ہیں گناہ یا اجتھادی غلطی یا عدم علمی تو جب آدم غلطی سے محفوظ نہیں تو کسی دور کے سارے مجتھدوں کو معصوم سمجھنا بڑی بات ہے تو خیر قرآن مجید سے اجتھاد تب بھی اشد فرض ہے جب اجتھاد سارے مجتھدوں کے خلاف جاتا ہو اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ اجتھاد کی فرضیت کے دلائل مطلق و غیر مشروط ہیں اس میں اجتھاد کو کسی دور کے سارے مجتھدوں کے خلاف ترک کرنے کی کوئی شرط نہیں لہذا دلائل کے مطلق ہونے کا یہ تقاضا ہے کہ اجتھاد کیا جائے اگرچہ وہ سارے مجتھدوں کے خلاف ہو اور جو صورت مذکورہ میں اجتھاد ترک کرنے کے بد عقیدگی میں مبتلا ہو وہ دلائل شرعیہ کے مطلقات کا منکر ہے اور یہ کفر ہے۔

ہمارے معاشرے میں اجتھاد کا فقدان

عقلا و شرعا یہ بات ثابت ہے کہ اجتھاد ہدایت اور اصلاح کی اصل ہے اور جس معاشرے میں اجتھاد کا فقدان ہو وہ معاشرے ترقی نہیں کرتا اور گمراہی اور فساد کا شکار ہوجاتا ہے جن معاشروں میں ترقی ہوئی ہے وہ اگرچہ کفار ممالک ہیں مثلا یورپ اور امریکہ اور جاپان لیکن وہاں پر لوگ کثرت سے اسہی وجہ سے اسلام قبول کرتے ہیں کہ وہ لوگ اجتھاد پر یقین رکھتے ہیں وہ بند عقل نہیں لیکن پاک و ہند میں منافقوں اور غافلوں اور فرقہ پرستوں کو حق قبول کروانا مشکل تر ہے کیونکہ وہ اپنی عقل کو اپنے اسلاف کا پابند مانتے ہیں اور کبھی اپنے اسلاف کے دائرے میں باہر نکلنا گوارہ نہیں کرتے اور اسلاف کی مخالفت کو حرام اور مذموم جانتے ہیں اور جب انھیں دلیل پیش کی جائے تو ان سے اندھے ہوجاتے ہیں اور اسلاف کی پابند کی نحوست سے نکل کر اللہ کی پابندی قبول نہیں کرتے انھوں نے اپنے اسلاف کو ہی اللہ کے سوا رب بنالیا ہے بے شک یہ تقلیدی فکر یورپ وغیرہ میں بھی ہے لیکن برصغیر وغیرہ کے مقابلے میں کم ہے یہ ہی وجہ ہے کہ دنیاوی اسباب اور سہولتوں میں ہم انکے محتاج و مرہون منت ہیں وہ اپنی طاقت اور علمیت کا سکہ منوا چکے ہیں اور حالیہ جنگ میں فلسطین پر اسرائیل کے ظالمانہ حملے اور چودہ ہزار سے زیادہ فلسطینیوں کا قتل عام ہونا اور ہر مسلم کہلانے والی حکومتوں کا خاموش رہنا یا براہ راست باقاعدہ قتال نہ کرنا یہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یورپ و امریکہ غالب آچکے ہیں اور اسکی وجہ انکا دنیا میں کثرت اجتھاد اور

دنیاوی عبقری فکر کے سوا کچھ نہیں اور رہے ہم تو ہم دین و دنیا دونوں سے پیدل ہیں نہ سیاسی شعور نہ شوق اجتہاد کیونکہ ہماری اکثریت سست ہے نہ ہم دنیا کے حصول کے لئے اجتہاد کرتے ہیں اور نہ دین کو سمجھنے کے لئے اجتہاد کے قائل ہیں ہاں روٹی کپڑا مکان کے لئے عزتیں تک بیچنے کے لئے تیار ہیں اور عزتیں بیچی بھی ہیں ہمیں ہر شیء آسانی سے چاہیئے تو تباہی بھی آسانی سے آتی ہے تو جب کو سنا ہو تو خود کو پہلے کو سو یورپ و امریکہ کو بعد میں۔

جو لوگ عربی نہیں جانتے وہ کیا کریں

جو لوگ عربی نہیں جانتے انکی دو قسمیں ہیں 1) جو بقدر ضرورت عربی زبان سیکھ سکتے ہیں 2) وہ جو بقدر ضرورت عربی زبان نہیں سیکھ سکتے مثلاً قلت عقل یا بوڑھاپے کی وجہ سے تو پہلے لوگ بقدر ضرورت عربی زبان سیکھ کر قرآن مجید سے اجتہاد کریں گے اور یہ عربی زبان سیکھنا بھی اجتہاد ہی ہے کیونکہ یہ تلاش حق کی کوششوں میں شامل ہے اور پھر وہ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کریں گے جیسا کہ اللہ نے فرمایا **فاتقوا اللہ ما استطعتم و اسمعوا و اطیعوا** (التغابن : 16) یعنی "تو اللہ کی پرہیزگاری کرو جتنی تم میں طاقت ہو اور سنو اور اطاعت کرو" اور فرمایا **جاھدوا فی اللہ حق جھادہ** (الحج : 78) یعنی" اللہ کے معاملے میں پوری کوشش کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے" اور فرمایا **اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ** یعنی " اللہ کی تابعداری کرو جس کے سوا تمہارا کوئی آقا نہیں ہے " وغیرہ اور دوسرے قسم کے لوگوں کا اجتہاد یہ ہے کہ وہ مجتھدین کے اقوال و افکار پڑھیں اور سنیں اور جو قول و فکر زیادہ معقول ہو اس کی اتباع کریں یہ اس وجہ سے کہ دین اسلام اللہ کی سنت ہے جس کے مطابق اللہ نے انسان کی تخلیق کی ہے یعنی انسان کی فطرت کے مطابق ہے جیسا کہ اللہ نے سورہ روم 30 میں فرمایا اور اللہ نے ہر نفس کو فرمانبرداری اور نافرمانی الھام کردی ہے جیسا کہ سورہ شمس میں ہے اور دوسرے قسم کے لوگوں کے پاس عقل کے سوا اور کوئی حق و باطل کا فیصلہ کرنے کا ذریعہ نہیں ہے اسہی سے اقوال مجتھدین میں سے جو زیادہ معقول لگے اسکی اتباع کرے۔

۲۰/۱۴۴۵/جمادی الاولی و فیہ اتم المفتقر ظھیر الدین بن ذاکر الدین الی ربہ المقتدر ھذا الکتاب فی تفصیل فضیلۃ الاجتھاد فی سبیل اللہ بعون اللہ العلی تعالی عن کل عیب و ردئ و سمیتہ **"اجتہاد اور ضرورت معلم"** ربنا زدنا علما و تقبل عنا ھذا السعی و زادنا نفعا بہ یوم الدین ولك الدین الخالص و سبحانك ربنا ولك العزۃ جمیعا و سلام علی المرسلین و الحمد لك یا رب العلمین۔